حضرت علامہ طالب الہاشمیؒ کی جدائی

نیا اسلامی سال علمی ، ادبی حلقوں کے لئے بڑا بھاری ثابت ہو رہا ہے۔ پہلے حضرت شاہ صاحبؒ کی جدائی کی خبر نے فضا کو سوگوار بنا دیا تھا پھر دوسرے حادثہ فاجعہ نے تو علمی وادبی حلقوں کے ہوش وخرد ہی گم کر دیئے۔ یہ حضرت علامہ طالب الہاشمیؒ کی اچانک وفات کی صدائے دل سوز تھی۔ حضرت علامہؒ پاکستان کے نامی گرامی سیرت نگار اور بلند پایہ محقق اور معروف تاریخ دان تھے۔ آپ نے کچھ ہی برسوں میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اس قدر وقیع ، جامع اور بڑا کام کیا کہ بلا مبالغہ اگر ایک علمی وادبی پورا ادارہ بھی یہ کام کرتا تو شاید اتنا زیادہ اور اتنا بہتر انداز میں نہ کرتا جتنا کہ حضرت مرحوم نے تن تنہا بغیر کسی اسباب ووسائل کے یہ کارنامہ سرانجام دیا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق تقریباً دو ہزار کے لگ بھگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آپ نے سیرت ، مناقب ، واقعات اور زندگیوں کے احوال وسوانح قلمبند کیے اور آپ کی اس موضوع پر تمام مؤقر کتابیں ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت کی حامل ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے کئی دینی وادبی موضوعات پر متعدد کتابیں مرتب کیں۔ تقریباً ان کی تعداد ڈیڑھ سو سے زائد ہے۔ پھر آپ نے ایک بہت ہی اہم شعبہ پر اپنی توجہ مرکوز کی۔ موجودہ زمانہ میں جہاں پرنٹ والیکٹرانک میڈیا نے اباحیت اور فحاشی کا جو بازار گرم کیا ہے اس سے سب سے زیادہ متاثر چھوٹے بچے اور نوجوان نسل ہے۔ جو مغربی کلچر کے دلدادہ اور اسلام بیزار لٹریچر کے دانستہ وغیر دانستہ طور پر عادی ہو گئے ہیں۔ اس شعبہ میں آپ نے پچاس سے زائد تاریخی واصلاحی وتربیتی کتابیں بچوں کے لئے مرتب کیں جو کہ اپنی جگہ ایک بہت بڑا اصلاحی وعلمی کام ہے۔

ماہنامہ ''الحق'' کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کے کئی ابتدائی مضامین اور تحقیقی مقالات کو ''الحق'' نے اہتمام سے شائع کیا۔ ادارہ ''الحق'' کے ساتھ آپ کا قلمی وقلبی تعلق بڑا قدیم تھا۔ راقم کے ساتھ آپ کا بڑا مشفقانہ وسرپرستانہ تعلق رہا۔ میری ابتدائی ناقص تحریرات پر آپ نے اکثر خطوط کے ذریعہ حوصلہ افزائی وتشجیع فرمائی اور ان کے ذریعے میری برابر اصلاح فرماتے رہے۔ آپ سے خط وکتابت کا سلسلہ کافی عرصہ جاری رہا۔ (اگرچہ ملاقات کی حسرت میرے دل ہی میں رہی) راقم کے سفرنامہ ''ذوق پرواز'' کے تمام مسودہ پر آپ نے بڑی عرقریزی سے اصلاحی نظر بھی فرمائی۔ اور کئی مفید مشورے اس سلسلہ میں دیئے اور باریک بینی کے ساتھ زبان ومحاورہ کی ایسی ایسی غلطیوں و اصطلاحوں کی نشاندہی کی کہ جس سے راقم کو استفادہ واصلاح کی بڑی دولت نصیب ہوئی۔ آپ موجودہ زمانہ میں لسانیات کے بھی بہت بڑے ماہر تھے۔ آپ کا کتابوں پر تبصرہ ایک خاصہ کی چیز تھی ، ہر کتاب پر آپ کا تبصرہ بڑا چٹ پٹا ہوا کرتا تھا۔ موجودہ زمانہ میں بلا مبالغہ آپ اپنے وقت میں اس فن میں ماہر القادری مرحوم تھے۔ ہمعصر ، بیدار ڈائجسٹ لاہور میں آپ کئی برسوں سے اس شعبہ سے وابستہ رہے۔ بہر حال حضرت طالب ہاشمیؒ بھی اسی راہ کے مسافر ہوئے جس رہگذر پر جانا ہر ذی روح کا مقدر ہے۔ خدا سے یقین ہے کہ انہیں اس منزل عقبیٰ میں دائمی چین اور سکون حاصل ہوا ہوگا۔

جان کر منجملہ خاصان میخانہ مجھے　　مدتوں رویا کریں گے جام وپیمانہ مجھے